سورۂ احزاب کی آیت نمبر: ۴۰ میں علمی فوائد اور ختمِ نبوت

مولانا فخر الاسلام المدنی
استاذِ جامعہ

’’مَا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔‘‘ (سورۃ الاحزاب: ۴۰)

یہ پہلی مکمل آیت ہے، جس میں راقم الحروف نے ثلاثیات کی صورت میں فوائد کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے، تاکہ ان کے یاد کرنے اور جمع کرنے میں سہولت و آسانی ہو۔

اس آیتِ کریمہ سے ثلاثیات پر مشتمل فوائد یکجا کرنے میں ہماری رہنمائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام گرامی ’’محمدؐ‘‘ سے ہوئی جو تین حروف پر مشتمل ہے (میم، حاء اور دال) اور ان میں حرف میم سب سے زیادہ قابلِ عظمت ہے، چونکہ وہ اسی اسم گرامی میں تین دفعہ مکرر واقع ہوا ہے، یہی حرف میم ’’خَاتَمْ‘‘ میں بھی ہے، بلکہ اس کے اختتام پر ہے، نیز لفظِ جلالہ میں حرفِ لام بھی مکرر آیا ہے اور یہ لام لفظِ ’’مُحَمَّد‘‘ میں مکرر حرفِ میم کی مانند ہے، اور دونوں حروف میں حروفِ ہجاء کی ترتیب (ل، م، ن) کلمۂ توحید: ’’لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ‘‘ کی ترتیب کے مطابق ہے، اور حروفِ مقطعات کی ترتیب بھی اسی کے موافق ہے: ’’الٓمٓ، الٓمٓصٓ، الٓمٓرٰ‘‘ ان میں حرفِ لام میم پر مقدم ہے۔

نیز اس آیت کا موضوع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر ہے، لہٰذا اس آیت کی ابتداء و انتہاء دونوں حرفِ میم پر ہوتے ہیں: ’’مَا کَانَ مُحَمَّدٌ ... اِلٰی قَوْلِہٖ ... وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔‘‘

اگر ہم اس آیت کا مرکزی مضمون ایک جملہ میں ادا کریں تو وہ ’’مُحَمَّدٌ ھُوَ الْخَاتَمُ‘‘ ہوگا، اب اس جملہ کی ابتداء و انتہاء دونوں حرفِ میم پر ہے۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اِنَّہٗ یَخْرُجُ فِی الْاُمَّۃِ ثَلَاثُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَدَّعُوْنَ النُّبُوَّۃَ وَاِنَّہٗ

لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. ''.... ''یعنی میری امت میں تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت کا خروج ہوگا، حالانکہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔'' اسی مناسبت سے اس آیت میں ؟؟؟ ۳۰ فوائدِ ثلاثیہ تک رسائی حاصل ہوئی ہے، لہٰذا یہ تیس فوائد اُن تیس کذابین کے حق میں شہابِ ثاقب کی مانند ہوں گے، جن سے ان کو مار بھگایا جائے گا، ان شاء اللہ!

اب آپ کی خدمت میں اُن فوائد کو پیش کیا جارہا ہے:

● **تین حروف:** حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام گرامی تین حروف پر مشتمل ہے: حرفِ میم، حاء اور دال۔ اور میم ان میں سب سے بابرکت ہے، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک میں تین دفعہ آیا ہے۔

● اس آیت مبارکہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر تین بار ہوا ہے، دو مرتبہ لفظ جلالہ کے ساتھ اور ایک بار وصف کے ساتھ: ۱:-وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا، ۲:-وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ، ۳:-عَلِيْمًا۔

● اسی طرح رسول کا ذکر بھی تین بار ہوا ہے، ایک بار نامِ گرامی کے ساتھ ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ''، دو مرتبہ وصف کے ساتھ ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔''

● **تین آیات:** سیاقِ آیت میں ۳/احکامات کا بیان ہے، ان معاملات سے متعلق جن کا تعلق حضور علیہ السلام کی ذاتِ اطہر سے ہے، وہ احکام تین سلبی جملوں کی صورت میں وارد ہوئے، البتہ سب کا اسلوب ایک ہے، یعنی ابتدا ''مَا كَانَ'' سے ہے۔ ۱:- پہلے کا تعلق نبی اور مؤمنین سے ہے: ''وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا''، ۲:- دوسرے کا تعلق نبی اور اس کے رب سے ہے: ''مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللهُ لَهٗ۔''، ۳:- تیسرے کا تعلق تینوں سے ہے، یعنی اللہ تعالیٰ، نبی اور عام لوگ: ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔''

● ذکر کردہ پہلی آیت میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو قائل کرنے کا بیان ہے (چونکہ آپؓ نزولِ آیت سے قبل حضرت زیدؓ سے نکاح پر راضی نہ تھیں)، دوسری آیت میں حضور علیہ السلام کے قائل کرنے کا بیان ہے (چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانۂ جاہلیت کی رسمِ بد کا قلع قمع کرنے کے لیے مُتبنّٰی بیٹے کی زوجہ سے نکاح کا حکم دیا)، تیسری آیت میں عام مؤمنین کے قائل کرنے کا بیان ہے۔

● **تین جملے:** اس آیت میں رسول کے اوصاف سے متعلق تین جملے ہیں، جن میں سے ایک سلبی اور دو ایجابی ہیں: ۱:- مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ، ۲:- لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ، ۳:-وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

● **تین تعلق:** ۱:- ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ'' یہ آیت کا جزء رسول اور مرسل

الیہم سے متعلق ہے،'' ۔ ۲:-لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ'' یہ رسول ومرسِل (بکسر السین، یعنی اللہ) سے متعلق ہے، ۳:-''وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ'' یہ رسول ومرسل معہ (یعنی انبیاء کرام) سے متعلق ہے، لہٰذا آیت میں رسول کا مرسل الیہم، مرسِل اور مرسل معہ تینوں سے تعلق ہے۔

● **تین دعوے:** آیت میں تین دعووں کا ذکر ہے، جن میں سے ایک کی تائید اور دو کی تردید ہے: النبی، المتنبی، المتبنّی: ۱:-النبی: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نبوت کا سچا مدعی ہے، اس کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی ہے: ''لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ''، ۲:-المتنبی: وہ غیر نبی جو نبوت کا دعویٰ کرے، اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمادی: ''وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ''، ۳:-المتبنّی: لے پالک کو حقیقی بیٹا تصور کرنا، اس کی بھی تردید فرمادی: ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ''

● منہ بولے بیٹے کے موضوع پر تین آیتیں سورت میں مذکور ہیں: ۱:-''وَمَا جَعَلَ اَدۡعِیَآءَکُمۡ اَبۡنَآءَکُمۡ''، ۲:-''اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ''، ۳:-اور تیسری آیت یہی آیت ہے۔

● ابتداء سورت میں آیت نمبر: ۴ میں تین احکامات کا ذکر ہے، جن میں منہ بولے بیٹے سے متعلق حکم بھی موجود ہے: ''مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَیۡنِ فِیۡ جَوۡفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزۡوَاجَکُمُ الّٰٓـئِیۡ تُظٰهِرُوۡنَ مِنۡهُنَّ اُمَّهٰتِکُمۡ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدۡعِیَآءَکُمۡ اَبۡنَآءَکُمۡ''

● کلمۂ کَانَ: یہ آیت میں تین بار مذکور ہے، دو مرتبہ لفظاً اور ایک مرتبہ تقدیراً: ۱:-مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ، ۲:-وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ: رسول کے نصب کے ساتھ، چونکہ یہ ''کَانَ'' مقدرہ کا اسم ہے، ۳:-وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا۔

● آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ''کَانَ'' کی بھی تین قسمیں ہیں: ۱:-تامہ، ۲:-ناقصہ، ۳:-زائدہ۔

● **تین وجوہات:** ''وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ'' فرمایا، یوں نہیں فرمایا: ''لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ الرُّسُلِ''، جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: ''وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ'' (سورۃ آل عمران: ۱۴۴)، اس کی بظاہر تین وجوہات ہیں: ۱:-عام کی نفی کو خاص کی نفی مستلزم ہے، اس کا برعکس ضروری نہیں، چونکہ نبوت عام ہے، لہٰذا ختم نبوت کو ختم رسالت مستلزم ہے، برعکس ضروری نہیں۔ ۲:-حضور علیہ السلام کی نبوت کی صراحت فرمادی، جبکہ اس کی طرف اشارہ رسول اللہ سے ہو گیا تھا، کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ ۳:-اس میں اشارہ ہو گیا ہے کہ رسولوں کی تعداد انبیاء سے کم ہے، البتہ وہ انبیاء سے رتبہ میں افضل ہیں، اسی لیے رسول کو مفرد اور نبی کو بصیغۂ جمع لائے۔

● **تین اقوال:** ’’وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ‘‘ کلمہ ’’لٰكِنْ‘‘ میں تین اقوال ہیں: ۱:- امام اخفشؒ اور فراءؒ کہتے ہیں کہ تقدیری عبارت یوں ہے: ’’ولکن کان رسول اللہ‘‘ (بنصبِ رسول)۔ ۲:- اور ان دونوں نے رفع کے ساتھ بھی جائز قرار دیا ہے۔ ۳:- ایک جماعت نے اسے لکنّ (تشدید کے ساتھ) پڑھا ہے، پھر اس صورت میں ’’رَسُوْلَ اللهِ‘‘ لکنّ کا اسم ہے اور خبر اس کی محذوف ہے۔ (تفسیر القرطبی، ج:۴، ص:۱۹۶)

● **تین اجزاء:** قیاس کے تین اجزاء ہیں: صغریٰ، کبریٰ اور نتیجہ۔ زید مرد ہے، پیغمبر کسی مرد کا باپ نہیں، لہٰذا پیغمبر زید کا باپ نہیں۔ یہاں صرف ایک مقدمہ کا ذکر ہوا: ’’مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ‘‘ یعنی محمد ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں۔

● **تین مناسبات:** ’’مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ‘‘ اور ’’خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ‘‘ دونوں جملوں کی آپس میں ۳ طرح کی مناسبتیں واضح ہیں: ۱:- اس میں اشارہ ہے کہ آنجناب ﷺ کسی مرد کے والد نہیں، چونکہ وہ خاتم النبیین ہیں، اگر وہ کسی مرد کے والد ہوتے تو وہ کبھی والد کے حق کا مطالبہ کرتا، جن میں سے ایک منصبِ نبوت بھی ہے، سو یہ اللہ جل شانہ کی تدبیر خاص تھی، اسی مضمون پر اس آیت کا اختتامی جزء دلالت کرتا ہے: ’’وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا‘‘، ۲:- وراثت عموماً دو چیزوں میں جاری ہوتی ہے، مال اور منصب میں، اس آیتِ کریمہ میں دونوں کی بالکلیہ نفی کردی۔ ۳:- دونوں دعوے (مُتبنّٰی، مُتنبّی) بلا دلیل ہیں، اسی لیے ان کو متصل ذکر فرمایا۔

● **تین فرق:** ’’رَسُوْلُ اللهِ‘‘: رسول و نبی کے مابین فرق میں مشہور تین قول ہیں: ۱:- دونوں میں تساوی کی نسبت ہے۔ ۲:- رسول وہ ہے جو کفار کی طرف بھیجا گیا ہو اور نبی وہ ہے جو مسلمانوں کی طرف مبعوث ہو۔ ۳:- راجح قول کے مطابق دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

● رسول کی لغوی تعریف میں تین اقوال ہیں:

۱:- رسول ارسال سے مشتق ہے، جس کا مطلب متوجہ کرنا، بھیجنا ہے۔

۲:- رسول کا مطلب ذو رسول یعنی رسالت والا۔

۳:- جن احکامات کے ساتھ اللہ نے اس کو بھیجا ہے، اس پر عمل کرنے والا (متابع للأخبار)

● ’’وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ‘‘: کلمہ ’’رَسُوْلُ اللهِ‘‘ اسی سورت میں تین مرتبہ لفظ جلالہ کے ساتھ متصل واقع ہوا ہے: ’’لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ‘‘ (آیت نمبر:۲۱) ’’مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ‘‘ (آیت نمبر:۴۰) ’’وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ

تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ ‘‘ (آیت نمبر: ۵۳)

● کلمہ ’’رسول‘‘ اس سورت میں ۱۲ دفعہ آیا ہے، اور یہ تین کا حاصلِ ضرب ہے بایں طور کہ تین کو چار سے ضرب دیا جائے۔

● کلمہ ’’رسول‘‘ اس سورت میں تین طرح سے آیا ہے: ۱:-اسم ظاہر کی طرف اضافت کے ساتھ: ’’وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ‘‘ ۲:-اسم ضمیر کی طرف مضاف ہونے کے ساتھ: ’’وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ‘‘، ۳:-معرف باللام ’’يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا‘‘

● کلمہ ’’رسول‘‘ اطاعت اللہ اور اطاعتِ رسول کے حکم کے ساتھ تین مرتبہ سورت میں آیا ہے:

۱:- ’’وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ۔‘‘ (آیت: ۳۳)

۲:- ’’يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔‘‘ (آیت: ۶۶)

۳:- ’’وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔‘‘ (آیت: ۷۱)

● کلمہ ’’نبی‘‘ اس سورت میں ۱۵ دفعہ آیا ہے، اور تین کو پانچ میں ضرب دینے کا حاصلِ ضرب ۱۵ بنتا ہے۔

● **تین حکمتیں:** ’’مِنْ رِّجَالِكُمْ‘‘ مِنْ ’’رِجَال‘‘ پر صراحت فرمائی، اس کی جگہ ’’مِنْكُمْ‘‘ نہیں فرمایا، بظاہر اس میں تین حکمتیں اور فوائد ہیں، واللہ اعلم۔ ۱:-عموماً قرآن مجید میں مذکر کے صیغہ میں تبعاً وضمناً عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں، تو ’’مِنْكُمْ‘‘ سے بچیوں کے والد ہونے کی بھی نفی متصور ہورہی تھی، حالانکہ آنحضرت -صلی اللہ علیہ وسلم- بچیوں کے والد تھے۔ ۲:-اُبوّت کی نفی تمام افراد سے کی، تاکہ حضرت زید بن ثابتؓ کی دلجوئی ہوجائے کہ اس میں اُبوّت کی نفی صرف ان سے نہیں، بلکہ ہر ہر فرد سے ہے (عموم سلب ہے) چونکہ قاعدہ ہے: ’’إِنَّ الْبَلِيَّةَ إِذَا عَمَّتْ خَفَّتْ‘‘ (جب مصیبت و آزمائش عام ہوجائے تو وہ ہلکی معلوم ہوتی ہے)۔ ۳:-اس میں حضور علیہ السلام کے مرتبہ وفضیلت کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے، رجال رجال میں فرق ہوتا ہے۔

● **تین مستثنیات:** ’’مِنْ رِّجَالِكُمْ‘‘ کے تین مستثنیات ہیں: ۱:- بنات النبی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں)، چونکہ وہ مرد نہیں، بلکہ عورتیں ہیں۔ ۲:-حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ صغار، چونکہ وہ حدِ بلوغ کو نہیں پہنچے تھے۔ ۳:-اولادِ غیر حقیقی، چونکہ آنحضرت -صلی اللہ علیہ وسلم- پوری امت کے لیے روحانی والد ہیں۔

● **تین قراءتیں:** ’’وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ‘‘: کلمہ ’’خَاتَم‘‘ میں تین اقوال ہیں: ۱:-صرف امام عاصمؒ نے اس میں تاء کے فتح کی قراءت کو نقل کیا ہے، بایں معنی کہ آنحضرت -صلی اللہ علیہ وسلم- کے ذریعہ

سلسلہ بعثتِ انبیاء پر مہر لگا دی گئی ہے۔ ۲:- جمہور مفسرین نے اسے تاء کے کسرے کے ساتھ پڑھا ہے، سو معنی یہ ہوگا کہ آپ حضرات انبیاء کی ترتیبِ زمانی میں سب سے اخیر میں تشریف لائے۔ ۳:- اور بعض نے کہا کہ ''خَاتَم'' اور ''خَاتِم'' دونوں طرح کی لغتیں ہیں۔ (تفسیر القرطبی، ج:۱۴، ص:۱۹۶۲)

● **تین ذمہ داریاں:** ''وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ'' رسالت و نبوت کے وصف سے سرفراز ہستیوں کی تین ذمہ داریاں (مقاصدِ بعثت) ہیں: ۱:- یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیَاتِہٖ، ۲:- وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ، ۳:- وَیُزَکِّیْھِمْ، (قراءتِ آیات، تعلیمِ کتاب، تزکیۂ نفس)۔

● **تین اعراب:** ''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ'' اس جزءِ آیت میں تینوں کلمات پر نحویین کی ترتیب کے مطابق تینوں اعراب واقع ہوئے ہیں: ۱:- پہلا کلمہ: مرفوع (مُحَمَّدٌ)، ۲:- دوسرا کلمہ: منصوب ہے (اَبَا: یہ اسماءِ ستہ میں سے ہے، حالتِ نصبی میں اس کا اعراب حرفِ الف کے ساتھ ہوتا ہے)، ۳:- تیسرا کلمہ: مجرور ہے (اَحَدٍ)، نیز اعراب کے لحاظ سے آیت میں ایک اور ثلاثی بھی ہے، وہ یہ کہ لفظ ''مُحَمَّدٌ'' مرفوع ہے، جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی ہے، اور لفظِ ''رَسُوْلَ'' منصوب ہے، اور لفظِ ''نَبِی'' حالتِ جر میں واقع ہے۔ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب ہیں۔

● **تین شہادتیں:** قرآن مجید میں حضور علیہ السلام کا نام گرامی بہت کم مواقع پر استعمال ہوا ہے، بیشتر مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کی رعایت کرتے ہوئے آپ کو لقب اور صفت سے مخاطب کیا گیا ہے، مثلاً: نبی، رسول، مزمل، مدثر وغیرہ، سوائے تین مقامات کے چونکہ وہ شہادت کے اہم مقامات ہیں، لہٰذا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام گرامی کی تصریح فرمادی: ۱:- اثباتِ رسالت سے متعلق شہادت: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ... الخ'' (سورۃ الفتح:۲۹)، ۲:- حقانیت قرآن سے متعلق گواہی: ''وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ... الخ'' (سورۃ القتال: ۲)، ۳:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے تشریف لانے، اور آپ پر اس سلسلۂ بعثت کے اختتام کی شہادت: ''وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ'' (آل عمران: ۱۴۴)، ''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔'' (سورۃ الاحزاب: ۴۰)

● **تین عشرات:** یعنی تین کے عدد کی تیس کے ساتھ لفظی و معنوی دونوں طرح کی مناسبتیں ہیں: چونکہ تیس کا عدد دس کے عدد کو تین بار جمع کرنے سے بنا ہے، نیز ان ثلاثیات سے حدیث میں وارد تیس مدعیانِ نبوت کی نفی ہو جائے گی، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ: ''میری امت میں تیس ایسے جھوٹوں کا خروج ہوگا جن میں سے ہر ایک اپنے نبی ہونے کا مدعی ہوگا، حالانکہ میں انبیاء کے سلسلوں کو

ختم کرنے والا ہوں، اور میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔'' (سنن ابی داود، ج:۴،ص:۱۵۴)

● **تین لوگ:** اس سورت کا اختتام لوگوں کی تین اقسام کو بیان کرتے ہوئے ہوا ہے، ''لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ'' (سورۃ الاحزاب: ۷۳) ۱:- منافقین: جو حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے منکر تھے۔ ۲:- مشرکین: جو حضور علیہ السلام پر سرے سے ہی ایمان نہ لاتے تھے۔ ۳:- اہلِ ایمان: جو آنحضرت -صلی اللہ علیہ وسلم- کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔

● **تین طریقے:** ''وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا'' کلمہ ''عَلِيْم'' نصب کے ساتھ مذکورہ سورت میں تین طریقہ سے آیا ہے: ۱:- صفتِ حکمت کے ساتھ مقرون ہوکر، جیسے: ''اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا'' (آیت:۱) ۲:- صفتِ حلم کے ساتھ ملا ہوا، جیسے: ''وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا'' (آیت:۵۱) ۳:- منفرد ذکر ہوا الگ سے، جیسے: ''وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا'' (آیت:۴۰) مذکورہ آیت میں۔

● **تین دلیلیں:** حضور علیہ السلام کا خاتم النبیین ہونا تین ادلہ شرعیہ سے ثابت ہے، یعنی قرآن، سنت اور اجماعِ امت سے۔

● **تین جہتیں:** لفظ ''خَاتَمَ'' سے ہم کلام کے اختتام کی طرف جا رہے ہیں، اور اختتام حضور -علیہ السلام- کی ذاتِ عالی پر ''صَلَاة'' کے ساتھ ہوگا، جس کی تین جہتیں ہیں: ''اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا'' (سورۃ الاحزاب:۵۶) ۱:- اللہ کی طرف نسبت ہو تو رحمت، ۲:- فرشتوں کی طرف ہو تو استغفار، ۳:- اور لوگوں کی طرف ہو تو درود و سلام مراد ہوتا ہے۔

● **تین حدیثیں:** اور آخر میں ختمِ نبوت سے متعلق دسیوں احادیث میں سے موضوع کی مناسبت سے صرف تین حدیثیں ملاحظہ فرمائیں:

۱:- ''وعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- عَنِ النَّبِيِّ -صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا، وَتَرَكَ فِيْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ لَمْ يَضَعْهَا ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبُنْيَانِ وَ يُعْجِبُوْنَ مِنْهُ و يَقُوْلُوْنَ: لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هٰذِهِ اللَّبِنَةِ، فَأَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ.'' (رواہ الترمذی عن بندار عن ابی عامر العقدي به، وقال حسن صحیح تفسیر ابن کثیر، ج:۶،ص:۳۸۱، ط: العلمیۃ)

ترجمہ: ''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا: میری مثال انبیاء میں اس شخص کی طرح ہے جو ایک گھر بنائے اور خوبصورتی کے ساتھ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائے، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے جس میں اینٹ نہ رکھی ہو، لوگ اس عمارت کے گرد چکر لگائیں اور انہیں بھلی معلوم ہو اور کہیں کہ: کاش اس اینٹ کی جگہ بھی پُر ہو جاتی، تو میں انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔''

۲:۔''عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ -رَضِيَ اللهُ عنهُ- يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ، قِيْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ''الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ'' أَوْ قَالَ: ''الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.'' (تفسیر ابن کثیر، ج:۶، ص:۳۸۲، ط:العلمیۃ)

ترجمہ: ''حضرت ابوالطفیلؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: میرے بعد نبوت کا سلسلہ نہیں سوائے مبشّرات کے، تو عرض کیا گیا کہ: اے اللہ کے رسول! مبشّرات سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا: سچے خواب۔''

۳:۔''وعَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.''

(رواہ الترمذی، وقال: حسن صحیح۔ تفسیر ابن کثیر، ج:۶، ص:۳۸۳، ط: دار الکتب العلمیۃ)

ترجمہ: ''حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے: مجھے ''جوامع الکلم'' (جن میں الفاظ کم اور معانی کی کثرت ہو) دیئے گئے ہیں، اور رُعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، میرے واسطے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا ہے، اور میرے لیے زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنایا ہے (تیمم کے لیے)، اور مجھے تمام مخلوقِ عالم کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، اور میرے ذریعے سلسلۂ انبیاء کو ختم کیا گیا ہے۔''

اس طرح ہم اللہ کے فضل و توفیق سے اس سورت میں تیس سے زائد ثلاثیات تک پہنچ گئے ہیں، اختصاراً جنہیں یوں ذکر کیا جا سکتا ہے: تین فیصلے، تین حکم، تین جملے، تین اوصاف، تین تعلقات، تین دعوے، تین زمانے، تین اجزاء، تین مستثنیات، تین توجیہات، تین اقوال، تین مناسبات، تین تعریفات، تین فرق، تین مواضع، تین قراءتیں، تین ذمہ داریاں، تین معانی، تین حروف، تین اقسام، تین ادلہ، تین احادیثِ مبارکہ ہیں۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....